بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۱۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم جمعہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۶۷	۲۹ امان ۱۳۴۷ ہش ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ ۲۹ مارچ ۱۹۶۸ء	جلد ۵۷/۲۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی جماعت جماعت نہیں کہلا سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہ دیں

ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور بہت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے

"اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی ۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک سا ہی طرح نکل آتی ہے ؟ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں ۔ اور بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے ۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا ۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کھیت کی زراعت ہوتی ہے ۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے ۔ پس یہ دستور ہونا چاہیئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے ۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اسے ڈوبنے دے ۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے ۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے ۔ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ ۔ عملی ، ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی ۔ جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے ۔ صحابہؓ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے ۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت اور ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے ۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

288

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

ربوہ ۔ محترم قاضی محمد اسلم صاحب ایم ۔ اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کو پچھلے دنوں کمر درد کی تکلیف ہو گئی تھی ۔ اب آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ آپ دو ہفتہ رخصت پر رہنے کے بعد ۲۶ مارچ کی شام کو ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں اور ۲۷ مارچ سے آپ نے کالج میں بحیثیت پرنسپل پھر کام شروع کر دیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیز محمد اقبال صاحب بی ۔ ایس سی ابن مکرم میاں فرمان علی صاحب آف کشمیر حال احمد نگر ضلع جھنگ کے نکاح کا اعلان ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں فرمایا ۔ یہ نکاح عزیزہ بشریٰ حکمت صاحبہ بنت میاں محمد عبد اللہ صاحب آف نارووال حال ربوہ سے چار ہزار روپیہ مہر پر ہوا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت بنائے آمین

خاکسار ابو العطاء جالندھری

---

۲۹ مارچ بروز جمعہ نماز مغرب کے بعد مسجد محمود میں بزم حسن بیان کے تحت ایک کل ربوہ تقریری مقابلہ ہو رہا ہے مقررین حضرات سے شمولیت کی درخواست ہے ۔ دیگر احباب سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں زعماء سے درخواست ہے کہ وہ مقررین کے اسماء فوری طور پر دفتر میں پہنچا دیں ۔ عناوین مندرجہ ذیل ہیں ۔

۱ ۔ خلافت حقہ اسلامیہ

۲ ۔ عیسائی ممالک میں اسلام کی نمایاں کامیابی

۳ ۔ تحریک آزادی اور قیام پاکستان کی جدوجہد میں جماعت احمدیہ کا حصہ

(سیکرٹری بزم حسن بیان)

انصار اللہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ

کل بروز جمعہ ۲۹ ۳/۶۸ بعد نماز جمعہ انصار اللہ ربوہ کا ماہانہ جلسہ مسجد مبارک میں منعقد ہوگا ۔ جملہ انصار اللہ صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ اس میں شرکت فرما دیں ۔ (زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ)

وزیر اعظم ماریشس سے امام مسجد لنڈن کی ملاقات

لنڈن (بذریعہ تار) مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن نے یہاں ۲۴ مارچ کو وزیر اعظم ماریشس سے ملاقات کی ۔ اس ملاقات میں آپ نے بعض اسلامی کتب وزیر اعظم کی خدمت میں تحفۃً پیش کیں جنہیں انہوں نے خوشی سے قبول کیا

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

مومنوں میں روحِ مسابقت کا پایا جانا ضروری ہے اور سب سے زیادہ اس طرف ربوہ کے احباب کو متوجہ ہونا چاہیئے

اے میرے عزیز ربوہ کے مکینو! اپنے سُستوں کو چُست کرو۔ کمزوروں کو مضبوط بناؤ اور غافلوں کو بیدار کرو

اللہ تعالیٰ نے روحِ مسابقت کی جو علامتیں بیان فرمائی ہیں وہ ہم میں سے ہر ایک میں پائی جانی چاہئیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۶۸ء

مرتبہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:-

اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّھُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَھُمْ فِی الْخَیْرَاتِ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ اِنَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّھِمْ مُّشْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیَاتِ رَبِّھِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِرَبِّھِمْ لَا یُشْرِکُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَةٌ اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّھِمْ رَاجِعُوْنَ ۔ اُولٰٓئِکَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَھُمْ لَھَا سٰبِقُوْنَ ۝ (مومنون آیت ۵۶ تا ۶۲)

اور پھر فرمایا:-

اللہ تعالیٰ

سورۃ مومنون کی ان آیات میں

فرماتا ہے کہ ہم دنیا میں بہت سے لوگوں کو بڑا اموال دیتے ہیں۔ اولادیں کثرت بخشتے ہیں اور جتھہ ان کو دیتے ہیں۔ اس طرح پر ہم ان کی بڑی مدد کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اگر وہ یہ سمجھیں کہ انہوں نے بہت سی نیکیاں کی ہیں اور یہ ان کی جزا ہے تو یہ ان کی سمجھ کا قصور ہے ایسا نہیں ہے۔

دنیا میں مال کا ملنا یا اولاد میں برکت کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ ہی (اگر پورے کا پورا امتحان نہ ہو) ایک پہلو امتحان کا اور ایک پہلو جزا کا اپنے اندر رکھتا ہے۔ جہاں صرف امتحان کا پہلو مدنظر ہوتا ہے وہاں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق یہ فرماتا ہے اِنَّمَآ اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ جو اموال اور اولادیں نے تم کو دی ہے وہ تمہارے لئے ایک امتحان اور آزمائش ہے اگر تم اس امتحان میں کامیاب ہو گئے تو میرا انعام پاؤ گے اور اگر اس امتحان میں ناکام رہے تو میرا غضب تم پر بھڑکے گا۔

مومنوں کو جو اموال دیئے جاتے ہیں

اور ان کے نفوس میں جو برکت ڈالی جاتی ہے۔ اس میں بھی صرف انعام کا پہلو نہیں ہوتا بلکہ ایک طرف انعام ہوتا ہے تو دوسری طرف امتحان بھی ہوتا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو ایک وقت میں بڑے ہی اموال عطا ہوئے ایک ایک دن بعض دفعہ ان میں سے بہتوں کو لاکھ لاکھ یا اس سے بھی زیادہ رقوم مل جاتی تھیں مال غنیمت میں سے۔ مگر وہ یہ جانتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ایک انعام ہی کی شکل میں نہیں بلکہ اس میں ہمارے لئے امتحان اور ہماری آزمائش بھی مدِنظر ہے۔ اگر وہ اس کو محض انعام سمجھتے تو دوسروں کو اس میں حصہ دار نہ بناتے۔ اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی محض رضا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رضا میں سے کسی اور کو حصہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن وہ یہ جانتے تھے کہ جہاں یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے ایک طرف۔ دوسری طرف

اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے ہمارا امتحان بھی لینا چاہتا ہے

اس پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے بعض دفعہ وہ جس دن انہیں لاکھ لاکھ کی رقم ملتی تھی اسی دن وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اسے خرچ بھی کر دیتے تھے تاکہ اس کی طرف سے زیادہ انعام انہیں ملے اور اس امتحان میں وہ کامیاب قرار دیئے جائیں۔

تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ مال یا اولاد کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کا آنا اس بات کی علامت نہیں ہے کہ نُسَارِعُ لَھُمْ فِی الْخَیْرَاتِ کہ ہم ان کو نیکیوں میں جلد جلد بڑھا رہے ہیں اور ان کے اوپر یہ محض انعام کے طور پر فضل ہو رہا ہے کہ ان کے مالوں میں بھی برکت ڈالی جا رہی ہے اور ان کی اولاد میں بھی برکت ڈالی جا رہی ہے وہ سمجھتے

نہیں اور اس طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ کہ وہ جو یُسَارِعُوْنَ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ نیکیوں کی طرف تیزی سے بڑھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مطابق جو سورہ آل عمران میں ہے وَسَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور وہ جن میں مسابقت کی روح پائی جاتی ہے۔ ان میں

چار علامتیں

پائی جاتی ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ وہ خشیۃ اللہ سے لرزاں رہتے ہیں اور دوسری جگہ فرمایا وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ کہ وہ اپنے دل کی اس کیفیت میں کسی اور کو اللہ کے سوا شریک نہیں بناتے۔ یعنی خشیۃ اللہ ہے اور صرف اللہ کی خشیت ہے۔ کسی اور کی خشیت کی اس میں ملونی نہیں ہے۔ یہاں اللہ نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ کی بنیادی اور اصولی صفات میں سے صفت رب کو منتخب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ اپنے رب کی خشیت سے لرزاں رہتے ہیں۔ خشیت کے معنی ایسے خوف کے ہیں۔ کہ جس سے خوف پیدا ہو اس کی ذات اور صفات کا علم بھی ہو۔ اور وہ ذات ایسی ہو کہ جب اس کا علم انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کی عظمت بھی دل میں پیدا ہو۔ تو

خشیۃ کے معنی یہ ہوئے

کہ ایسا انسان اپنے رب سے یہ جانتے ہوئے کہ وہ تمام صفات حسنہ سے متصف ہے۔ اور ربوبیت کی انتہائی اور آخری ذمہ واری اسی پر ہے۔ مشابہ برب شاید اس دنیا میں بھی ملیں لیکن اللہ کے علاوہ جو بھی درجہ بدرجہ جسمانی یا روحانی ارتقا کا باعث بنتے ہیں۔ وہ اسی کے اذن اور اسی کی توفیق سے ایسا بنتے ہیں حقیقی طور پر اب وہی واحد یگانہ ہے۔ پس جن لوگوں میں اس معنی میں رب کی خشیت پائی جاتی ہو اور هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ وہ سمجھتے ہوں کہ قرآن عظیم کا نزول انسان کی جسمانی اور روحانی ترقیوں کے لئے ہے۔ آیات سے یہاں مراد ایک تو قرآن کریم ہے اور دوسرے وہ تمام آسمانی تائیدات ہیں جو قرآن کریم کی آیات کے ظلّ کے طور پر اس دنیا میں ہمیشہ نازل ہوتی ہیں۔ اور نازل ہوتی رہیں گی۔ تو جو لوگ اپنے رب کی خشیت اپنے دلوں میں رکھتے ہیں اور اس سے لرزاں اور ترساں رہتے ہیں اور وہ جو قرآن کریم پر کامل ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کریم کے فیوض کو جاری یقین کرتے ہیں اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ابدی فیض پر ایمان لاتے ہیں اور جو اس طرح پر شرک کے ہر پہلو سے محفوظ ہو گئے ہیں بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ خفیہ یا ظاہری شرک بڑا یا چھوٹا شرک کوئی بھی ان کے قریب پھٹکنے نہیں پاتا اور وہ لوگ جن کے دل اس بات سے وَجِلَةٌ خوف زدہ رہتے ہیں۔ کہ ہم اپنی سمجھ کے مطابق اعمال صالحہ بجا تو لائے۔ ہم نے صدقہ و خیرات بھی دیا۔ دوسری نیکیاں کرنے کی بھی کوشش کی۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ یہ ہمارے رب کو مقبول بھی ہوگی یا نہیں۔ ہم نے سوائے اس کے کسی اور کے سامنے جواب دہ نہیں ہونا۔ اور

جس کے سامنے ہم جواب دہ ہیں

اس کے متعلق ہم کہہ نہیں سکتے۔ کہ قبولیت کو ہماری نیکیاں پہنچی ہیں یا نہیں

پس وہ لوگ نیکیاں تو قرآن کریم کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ہر آن اور ہر وقت بجا لاتے رہتے ہیں۔ لیکن تمام نیکیاں بجا لانے کے بعد بھی ان کے دلوں میں یہ خوف رہتا ہے کہ جس کے سامنے جواب دہ ہیں ہم، نہ معلوم اس نے ہماری نیکیوں کو قبول بھی کیا ہے یا نہیں۔

289

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

جن میں یہ چار باتیں پائی جاتی ہیں

وہ ہیں اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے ہمارے اس حکم کی تعمیل کی کہ سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو سکتی ہے وہ جو اپنے رب کی خشیت کا احساس نہیں رکھتے وہ جو اپنے رب کی آیات عظیمہ (قرآن عظیم) پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ جن کے دلوں میں شرک کی باریک معصیت پائی جاتی ہے۔ اور وہ جو جب نیکی کرتے ہیں تکبر سے کام لیتے ہیں سمجھتے ہیں کہ ہم نے ایسے کام کئے ہیں کہ اب ہمارا رب مجبور ہے کہ ہماری ان باتوں کو قبول کرے اور ہمیں بہتر جزا دے وہ لوگ "مسابقت فی الخیرات" اور "يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ" کے مصداق نہیں ہوا کرتے۔ نہ ان میں مسابقت فی الخیرات پائی جاتی ہے۔ نہ وہ جلدی جلدی نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے والے اور حرکت کرنے والے ہوتے ہیں۔

اس واسطے وہ لوگ جو صرف ہمارے دنیوی احسانوں کو دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ انہوں نے سَارِعُوْا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ پر عمل کیا اور يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ کے گروہ میں شامل ہوئے اور

اللہ تعالیٰ کی رضا

کو انہوں نے حاصل کیا۔ حالانکہ ان کے اندر یہ چار خوبیاں پائی نہیں جاتیں۔ وہ غلطی پر ہیں لَا يَشْعُرُوْنَ

مومنوں میں روحِ مسابقت کا پایا جانا ضروری ہے۔ یہ افراد میں بھی ہوتی ہے اور جماعتوں میں بھی اور سب سے زیادہ اس کی طرف مرکز کو متوجہ ہونا چاہیئے۔

پس

پہلی ذمہ واری ربوہ پر ہے

کہ وہ سب سے آگے نکلے کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں کے کرنے کے مواقع بھی زیادہ دیئے ہیں۔ اور نیکی بجا لانے کی سہولتیں بھی بہت میسر کی ہیں اور دوسروں کی نسبت دنیوی انعامات بھی ان کے اوپر بہت زیادہ ہیں۔ مثلاً دنیوی انعامات میں سے ایک مال کا انعام ہے۔ اگر آپ جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ایک لاکھ سے زائد کی رقم ربوہ کے مستحقین پر ہر سال خرچ کی جاتی ہے۔ اتنی رقم

باہر کی جماعتوں پر خرچ

نہیں ہوتی۔ مثلاً کراچی میں قریباً ربوہ جتنی آبادی ہے احمدیوں کی۔ کراچی کی آبادی تو زیادہ ہے لیکن جتنی احمدی آبادی ربوہ میں ہے قریباً اتنی ہی آبادی کراچی میں پائی جاتی ہے۔ اور قریباً اتنی ہی آبادی

لاہور میں پائی جاتی ہے۔ کم وبیش اتنی آبادی ممکن ہے بعض دوسرے شہروں میں بھی پائی جاتی ہو۔ لیکن ان دو شہروں کے متعلق تو مَیں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی احمدی آبادی ربوہ کی آبادی کے کم وبیش برابر ہے لیکن وہاں کے ضرورت مند بڑی تکلیف میں بعض دفعہ ہوتے ہیں۔ ایک حد تک جماعتیں ان پر خرچ بھی کرتی ہیں لیکن اتنی رقم (ایک لاکھ سے زائد رقم) وہاں کے ضرورت مند احمدیوں پر خرچ نہیں ہو رہی تو یہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فضل ہے جو بہت سی ذمہ داریاں بھی عاید کرتا ہے لیکن اگر ربوہ کے مکین اپنی ضرورتوں کے وقت جماعت سے یہ تو کہیں کہ وَفِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ کے ماتحت ہماری ضرورتوں کو پورا کرو۔ لیکن جب انہیں یہ کہا جائے کہ

روحِ مسابقت دوسروں کی نسبت تم میں زیادہ ہونی چاہئیے۔

نیکیوں کی طرف تمہیں زیادہ متوجہ ہونا چاہئیے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زیادہ خلوص کے ساتھ اور زیادہ خشوع کے ساتھ اپنی زندگیاں تمہیں گزارنی چاہئیں دوسری جماعتوں کی نسبت۔ کیونکہ تمہارا ماحول ان کے مقابلہ میں زیادہ پاکیزہ اور نیکیوں کے بجالانے کا یہاں زیادہ سہولت ہے۔ تو تم سستی دکھاؤ تو یہ تو اللہ کو پسند نہیں کہ اس کے دنیوی فضلوں میں تو حصہ لینے کی تم کوشش کرو اور عملاً لو بھی۔ لیکن اسکی راہ میں جب قربانیوں کا وقت آئے تو تم کہو کہ کراچی یہ قربانی دے لاہور یہ قربانی دے یا سیالکوٹ یہ قربانی دے یا پنڈی، یہ قربانی دے یا پشاور یہ قربانی دے ہم نہیں دیں گے تو یہ درست نہیں۔ جو اخلاق غرباء سے تعلق رکھتے ہیں وہ نہایت حسین رنگ میں نمایاں طور پر ربوہ کے غریب احمدیوں میں نظر آنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کے اموال میں سے تو حصہ لیں لیکن اپنے بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں نہ کریں جو انہیں کرنی چاہئیے۔ مثلاً ان کے بچے دوسروں کی نسبت زیادہ گندہ دہن ہوں۔ گالیاں ان کی زبان پر ہوں یا توفیق رکھنے کے باوجود اپنے کپڑوں کو زیادہ غلیظ رکھنے والے ہوں یا اپنے ماحول میں گند کو زیادہ پھیلانے والے ہوں، تو یہ برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کی دنیوی نعمتوں میں حصہ دار خدا کے فضل سے بنائے جاتے ہیں۔ تو جو قربانیوں کا وقت ہے۔ جو ان پر ذمہ داریاں ہیں

ربوہ کے شہری کی حیثیت سے

یا ربوہ کے شہریوں میں سے غریب طبقہ ہونے کی حیثیت سے (غریب طبقہ جماعت کے اموال میں حصہ دار بنتا ہے اور ہر قسم کا ان کا خیال رکھا جاتا ہے) تو وہ ذمہ داریاں ان کو نباہنی چاہئیں۔ اگر وہ نہیں نباہیں گے تو اللہ تعالیٰ کے غضب کا مورد ٹھہریں گے۔ اس سے بہتر ہے کہ پھر وہ ربوہ کو چھوڑ کے کسی اَور جگہ چلے جائیں۔

اسی طرح علاج ہے یہاں علاج اتنی آسانی سے میسر آ جاتا ہے اور اتنی مہنگی دوائیں دینے کی اور لینے کی عادت پڑ گئی ہے معالج اور مریض کو کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بات بھی گناہ کی حد تک پہنچ گئی ہے لیکن ضرورت مند مریض اس کی قدر نہیں کرتے اور بھاگتے ہیں چنیوٹ کی طرف، یا لائل پور کی طرف یا لاہور کی طرف یا کسی اَور جگہ۔ مَیں ذاتی طور پر گواہ ہوں اس بات کا کہ ربوہ کے مقابلہ میں کسی اَور جگہ اس محبت سے اور اس پیار سے علاج نہیں ہوتا۔ مَیں ایک مثال دیتا ہوں۔ ہم ایک دن کے لئے لاہور گئے غالباً ۱۹۵۷ء کی بات ہے تو میری ایک بچی پر اپنڈے سائٹس کا حملہ ہو گیا۔ ایک دن کے لئے ہم گئے تھے شام کو واپس آنا تھا لیکن بڑا شدید دورہ ہوا۔ ہمیں وہاں ٹھہرنا پڑا۔ رات کو ڈاکٹر نے کہا کہ فوراً اپریشن کراؤ۔ ایک واقف دوست ڈاکٹر تھے انہوں نے خود ہی جا کے رات کے ۹ بجے اپریشن تھیٹر کھلوایا نرسوں اور کمپونڈروں وغیرہ عملے کو بلایا اور رات کو اپریشن کیا۔ اپنڈے سائٹس دکھائی، کہ بیمار تھی۔ بڑا اچھا ہوا اپریشن ہو گیا ورنہ زیادہ تکلیف ہو جاتی۔ ہمیں مجبوراً وہاں رہنا پڑا۔ علیحدہ کمرے میں تھی بچی۔ اس کو بیماری کے دوران پیچش کا بڑا سخت حملہ ہوا اور بہت نازک حالت ہو گئی اور ڈاکٹر قریباً نا امید ہو گئے۔ مرض کا پہلے تو پتہ نہیں لگا آخر پتہ لگا کہ پیچش ہے۔ ایمیٹن سٹکنین کے ساتھ تجویز ہوئی۔ اب ایسی جگہ بھی جہاں ڈاکٹر واقف اور دوست، نرسوں کو بھی پتہ ہاؤس سرجن کو بھی پتہ کہ ان کے بڑے تعلقات ہیں ڈاکٹر سے۔ ایسا ہوا کہ ایک دن ٹیکا لگاتے ہوئے سٹکنین کی گولی جس کے تیار کرنے پر دو منٹ نرس کو خرچ کرنے پڑتے تھے اس نے اپنے دو منٹ بچانے کے لئے وہ گولی پھینک دی اور خالی ایمیٹین کا ٹیکا لگانے لگی جو بعض دفعہ بہت مضر پڑتا ہے اور دل کے پٹھوں پر اس کا بد اثر پڑتا ہے۔ میری نظر پڑ گئی۔ مَیں نے کہا کیا ظلم کر رہی ہو تم! یہ گولی ڈالو!! سخت شرمندہ ہوئی وہ۔ پھر اس نے وہ گولی گرم پانی میں گھول کر اس میں شامل کی۔ پس اس قسم کا تو تعلق ہے ان لوگوں کا مریضوں کے ساتھ!!!

اور یہاں یہ حالت ہے کہ

غریب سے غریب مریض

اُس دوا کا طالب ہوتا ہے جو سب سے مہنگی ہو۔ جن کی عام لوگ لاہور میں بھی استطاعت نہیں رکھتے کہ اتنی رقم اس دوائی پر خرچ کریں۔ ضرورت کے وقت تو بے شک بہترین دوائی دینی چاہئیے لیکن وائٹا منز ہیں مثلاً وہ پانچ روپے کی سَو بھی آتی ہیں اور پچاس روپے کی سَو بھی آتی ہیں اور اثر کے لحاظ سے ۱۸، ۲۰ کا فرق ہو گا زیادہ سے زیادہ۔ تو مَیں نے یہاں دیکھا ہے کہ غریب سے غریب آدمی جو بمشکل اپنا گزارہ کر رہا ہو کیونکہ دوا مفت ملتی ہے اس لئے وہ کہتا ہے کہ مجھے پانچ روپے والی وائٹا منز نہیں چاہئیں مجھے پچاس روپے والی چاہئیں۔ حالانکہ دنیا کے امیر بھی وہی پانچ روپے والی دوا کھا رہے ہیں۔

اتنی سہولتوں کے نتیجہ میں کچھ ذمہ داریاں بھی تو پڑتی ہیں آپ لوگوں پر! اگر آپ دنیوی سہولتیں تو حاصل کر لیں لیکن دینی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ نہ ہوں تو بڑے بدبخت ہیں آپ!! کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیتے ہیں۔

پھر اگر

تعلیم کے لحاظ سے

دیکھیں تو غریب سے غریب شخص بھی اپنے اُس بچے کو پڑھا سکتا ہے جو پڑھنا چاہے اور ہشیار ہو۔ "جو پڑھنا چاہے" مَیں اس لئے کہتا ہوں کہ بہت سارے بچے دوڑ جاتے ہیں۔ وہ پڑھنا چاہتے ہی نہیں۔ بعض دفعہ ربوہ سے باہر چلے جاتے ہیں۔ بڑی مصیبت پڑتی ہے، ان کے ماں باپ کو۔ لیکن جو بچے پڑھنا چاہیں اور پڑھائی میں اچھے ہوں ان کے لئے فراخ شاہراہ ہے جس پر وہ چلتے چلے جاتے ہیں۔ اس کا سواں حصہ سہولت بھی کسی دوسری جگہ میں نہیں ہے۔ نہ غیروں کو نہ احمدیوں کو۔ ہمارا اپنے کالج کا ایک مالی ہے۔ مَیں نے اپنی عادت کے مطابق بڑے پیار سے اس کو رکھا۔ عام آدمی۔ مزدور۔ میرے جیسا انسان ہے۔ اسکے دو بچے ترقی کر کے کہیں سے کہیں پہنچ گئے ہیں۔ ایک اس وقت افریقہ میں ہمارے سیکنڈری سکول میں پڑھا رہے ہیں۔ دوسرے بھی کہیں ملازم ہیں

ان کے دل میں تعلیمی میدان میں ترقی کرنے کا شوق تھا۔ یہ بات کہ ان کا باپ ایک غریب آدمی ہے پینسٹھ روپے تنخواہ لے رہا ہے ان کی پڑھائی کے رستہ میں روک نہیں بنی۔ اسی طرح بیسیوں مثالیں ایسی ہوں گی کہ پچاس روپے ساٹھ روپے سَو روپے تنخواہ لینے والے جو ہیں ان کے بچے بغیر کسی تکلیف کے جو ان کے خاندان کو پہنچے آگے ہی آگے بڑھتے چلے گئے اور بڑی ترقی کی۔

اس کے مقابلے میں باہر کی حالت اس سے مختلف ہے۔

مَیں ایک مثال دے دیتا ہوں

کئی لوگ شرح کے ساتھ چندہ نہیں دیتے تھے گنہگار ہوتے تھے۔ میری طبیعت پر اس کا بڑا اثر تھا۔ مَیں نے یہ اعلان کروایا کہ جن کے حالات تنگ ہوں وہ اجازت لے لیں۔ وصیت تو بہرحال ۱/۱۰ دینی ہے لیکن جو عام چندہ ہے اس میں حالات کے مطابق کمی و بیشی کی جا سکتی ہے۔ اس واسطے کیوں گنہگار ہوتے ہو۔ مرکز سے اجازت لو کہ ہمارے یہ حالات نہیں ہم اجازت دیدیں گے۔ تو کئی دفعہ ایسے دوستوں کے نام بھی میرے سامنے آتے ہیں اجازت کے لئے کہ پانچ سَو روپیہ تنخواہ ہے دو یا تین بچے سکولوں اور کالجوں میں پڑھ رہے ہیں۔ مصیبت پڑی ہوئی ہے، نصف شرح پر چندہ دینے کی اجازت دیدیں ہمیں۔ اور اس کے مقابلے میں ربوہ کے احمدی بھائی ہیں کہ پانچ سَو کے مقابلے میں ساٹھ یا پینسٹھ یا ستّر یا پچھتّر روپے ان کی تنخواہ ہے لیکن ان کو اتنی سہولتیں حاصل ہیں کہ کبھی ان کو یہ خیال نہیں آیا کہ وہ یہ درخواست دیں کہ ہمیں نصف شرح پر چندہ دینے کی اجازت دی جائے۔

پس

بڑی ہی سہولتیں ربوہ میں میسّر ہیں

دوسرے مقامات پر بھی احمدیوں پر اللہ تعالیٰ کے بڑے فضل اور انعام ہیں لیکن ربوہ کے غرباء پر تو بہت ہی انعام ہو رہے ہیں اور ان کو بڑی مدد مل رہی ہے۔ خیال آتا ہے کہ کہیں یہ آیت اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ہمارے متعلق ہی تو نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہر قسم کے دنیاوی فضل ہم پر ہو رہے ہیں لیکن ہم اپنی غفلت کی وجہ سے ان ذمّہ داریوں کی طرف متوجّہ نہیں جو ذمّہ داریاں اللہ تعالیٰ کے یہ فضل انسان کے کندھوں پر ڈالتے ہیں۔

اس لئے آج مَیں چاہتا ہوں کہ اہلِ ربوہ کو اپنا پہلا مخاطب بناؤں (ویسے تو سارے احمدی ہی میرے مخاطب ہیں) اور ان کو اس طرف متوجہ کروں کہ دوسروں کی نسبت آپ پر زیادہ ذمّہ داری ہے۔ دوسروں کی نسبت اللہ تعالیٰ نے دنیوی سہولتیں آپ کو زیادہ دی ہیں اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ

سب سے زیادہ نیکیوں میں آپ آگے بڑھیں

لیکن آپ تو بہتوں سے پیچھے رہ رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ ربوہ کو بڑی قربانیاں دینے کی توفیق دی ہے۔ لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ جہاں اکثریت مالی قربانیوں میں آگے ہی آگے بڑھنے والی ہے کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنی آمد کی صحیح تشخیص نہیں کرتے اور خصوصاً دکاندار، ربوہ کے ماحول میں مہنگی اشیاء بیچتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں لیکن اپنے رب کی راہ میں زیادہ اموال خرچ کرنے کی طرف وہ متوجّہ نہیں ہوتے۔ اگر وہ خدا کی راہ میں، خدا کے لئے غلبۂ اسلام کی خاطر ان اموال کا ایک بڑا حصّہ خرچ کر دیتے تو ان کی بہت سی کمزوریاں بھی سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ کے ماتحت خدا تعالیٰ کی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ دی جاتیں لیکن وہ اس طرف متوجہ نہیں۔

۹۹۵

بچوں کی تربیت

کی طرف بعض باپ اور مائیں متوجّہ نہیں۔ بہت سی رپورٹیں آتی ہیں کہ راستوں پر بچے گالیاں دیتے سُنے گئے۔ احمدی بچّہ، ربوہ کے ماحول میں تربیت یافتہ، اگر گلیوں میں گالیاں دیتا ہے تو اس کے ماں باپ کو یہ جگہ چھوڑ دینی چاہیئے۔ ماؤں کو خصوصیت کے ساتھ مَیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ بعض کمزوریاں ان میں ایسی ہیں کہ ان کو مردوں کی نسبت زیادہ توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو مال دیتا اور اولاد دیتا ہے اور ہزار قسم کی سہولتیں آپ کے لئے پیدا کرتا ہے تو ہزار قسم کی ذمّہ داریاں بھی آپ پر عاید کرتا ہے۔ محض ربوہ کی رہائش، محض جماعتِ احمدیہ کا کارکن ہونا کافی نہیں ہے۔

پھر مَیں ربوہ میں جو ہمارے کارکن ہیں ان کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ میں سے کچھ ہیں (بہت سے ہیں جو بڑی دیانتداری کے ساتھ، بڑے خلوص کے ساتھ دفتر کے جو اوقات ہیں ان سے زیادہ وقت صرف کرتے ہیں دین کے کاموں کے لئے لیکن کچھ ایسے بھی تو ہیں) جو پُورا وقت نہیں دیتے۔ ان کو یہ سوچ کر شرم آنی چاہیئے کہ انہوں نے

دوسروں کے لئے ایک نمونہ

بننا تھا اس مسابقت کے میدان میں لیکن ان سے زیادہ وقت دیتے ہیں۔ کراچی کے بعض احمدی جو دفاتر وغیرہ میں سات آٹھ گھنٹے لگانے کے بعد چھ سات گھنٹے جماعتِ احمدیہ کے کاموں پر خرچ کرتے ہیں اور ہمارے بعض کلرک ربوہ میں رہتے ہوئے گزارہ لے کے چھ گھنٹے کام نہیں کرتے۔ اور ان کا بھائی کراچی میں جن سے گزارہ لیتا ہے ان کا آٹھ گھنٹے کام کرتا ہے۔ اور جس ربِّ کریم کے پیار میں وہ اپنی زندگی گزار رہا ہے اس کے لئے اس کے علاوہ چھ سات گھنٹے وہ کام کرتا ہے۔ ہمارے اس کلرک سے زیادہ وقت دے رہا ہے ایسا ایک کلرک بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا اور ایسا کوئی ناظر اور اگر وکیل ہو تو اس کو بھی برداشت نہیں کرنا چاہیئے جماعت کو۔ دنیا کے سامنے بعض دفعہ بڑے فخر سے تم بیان کرتے ہو کہ ہم خدا کی خاطر خدا کے اس شہر میں مقیم ہیں لیکن خدا کے فرشتے جب تمہاری کارروائی لے کر تمہارے رب کے حضور پہنچتے ہیں تو تمہارے کھاتے میں دین کے لئے خرچ ہونے والا اتنا وقت بھی درج نہیں ہوتا جتنا وقت ایک رضاکار کراچی میں خدا کے دین پر خرچ کر رہا ہے۔ ڈوب مرنے کا مقام ہے فخر سے گردن اونچا کرنے کا مقام نہیں!!!

بعض نوجوان ایسے بھی ہیں

(چند ایک ہی سہی مگر ہیں تو) جو قصداً اور عمداً مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ اگر کوئی سُستی کے نتیجہ میں نہیں آتا۔ اگر کوئی غفلت کے نتیجہ میں نہیں آتا۔ اگر کوئی مسجد میں اس لئے نہیں آتا کہ اس کی ماں بیوقوف ہے نماز کے وقت وہ سویا ہوا تھا اور اس نے اسے جگایا نہیں تو وہ اور بات ہے لیکن وہ نوجوان جو عمداً نماز کو چھوڑتا ہے وہ ربوہ میں کیا کر رہا ہے؟ اور آپ کیوں اس کو برداشت کر رہے ہیں؟ اسی طرح دوسری نیکیاں ہیں۔ ایک نیکی ربوہ سے تعلق رکھنے والی خاص طور پر یہ ہے کہ یہاں کسی قسم کی لڑائی اور جھگڑا نہ ہو۔ احمدیوں میں کہیں بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ مسلمانوں میں کہیں بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ انسانوں میں بھی کہیں بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ تو علیحدہ بات ہے خاص طور پر ربوہ میں کوئی لڑائی اور جھگڑا اور گالی گلوچ نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر گول بازار یا غلہ منڈی یا کسی اور بازار میں یہاں لڑائی ہوتی ہے تو سارا ربوہ خاموش کیوں رہتا ہے؟ کیا بھڑوں جیسی غیرت بھی تمہارے اندر نہیں ہے! کہ جب بھڑ کے چھتہ کے قریب سوٹی کریں تو ساری بھڑیں اس چھتہ کی بڑے غیض اور بڑے غصّہ کا اظہار کرتی ہیں اور ایک آواز پیدا ہوتی ہے ان کی غصّہ سے۔ تو جتنی غیرت بھڑوں کے چھتہ میں ہے کیا اتنی غیرت بھی اہلِ ربوہ میں باقی نہیں رہی؟ یہ امن کا ماحول تھا اور امن کا ماحول قائم رکھنا چاہیئے۔ میرے پاس رپورٹ کیوں آئے؟ مجھے کسی قسم کا اقدام کرنے کی ضرورت کیوں پیش ہو؟ اگر سب لوگوں کو یہ پتہ ہو کہ ربوہ ان چیزوں کو برداشت نہیں کرتا۔ ربوہ میں برسرِعام سگریٹ نہیں پیا جاسکتا۔ ربوہ کے بازاروں میں گالی نہیں دی جاسکتی۔ ربوہ کے بازاروں میں لڑائی جھگڑا نہیں کیا جاسکتا۔ ربوہ کے مکانوں میں نمازوں کے اوقات میں مسجدوں کو معمور کرنے کی بجائے ٹھہرا نہیں جاسکتا تو پھر ہمارا ماحول جنّت کا ماحول ہوجائے۔ اور جنّت ہی پیدا کرنے کے لئے ہمیں اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا ہے۔

پس

اے میرے عزیز ربوہ کے مکینو!

اپنے سُستوں کو چُست کرو اور کمزوروں کو مضبوط بناؤ اور غافلوں کو بیدار کرو کیونکہ اس قسم کی کمزوریاں ربوہ میں برداشت نہیں کی جاسکتیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں مذکورہ چار صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا کرے۔

درخواستِ دُعا

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب آف کھاریاں چک ۱۵۸ ضلع بہاولنگر جو قبل ازیں مبلغ ۶۰۰/- روپے کی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ادائیگی فرما چکے ہیں۔ اب پھر مزید ۳۰۰/- روپیہ کا وعدہ اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے بھجواتے ہوئے احبابِ جماعت سے دعا کے لئے ملتجی ہیں۔ سو قارئین کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب موصوف کی والدہ مرحومہ کے درجات کو بلند تر فرما کر جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

تسبیح و تحمید اور درود شریف کی خاص تحریک

احباب یکم محرم الحرام مطابق ۳۰ یا ۳۱ مارچ سے عمل پیرا ہوں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تسبیح و تحمید اور درود شریف کے متعلق جو خاص تحریک فرمائی ہے وہ احبابِ جماعت تک پہنچ چکی ہے امید ہے کہ جماعتوں کے امراء کرام اور صدر صاحبان نیز محترم مربیانِ سلسلہ احمدیہ نے جملہ افرادِ جماعت مردوں، عورتوں اور بچوں کو اس بارے میں پوری طرح آگاہ کر دیا ہوگا۔ یہ تحریک آسمانی برکات کے مورد بننے کا ایک خاص ذریعہ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کے بارے میں فرمایا ہے کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ کہ یہ دو کلمے زبان سے ادائیگی کے لحاظ سے تو ہلکے اور آسان ہیں مگر اعمال کے ترازو میں ان کا بہت وزن ہے۔ خدائے رحمٰن کو بہت پیارے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام میں اس تسبیح و تحمید کے ساتھ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کے پاکیزہ اور مختصر کلمات میں درود شریف بتایا گیا ہے۔ اس میں یہ صراحت بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس تسبیح و تحمید اور درود شریف کی اشد ضرورت ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اقل تعداد کی تعیین فرما کر جماعت کو اس کی طرف بروقت توجہ دلائی ہے۔ یہ تحریک جماعتی تربیت کے لئے بھی از بس مفید ہے۔

میں اس نوٹ کے ذریعہ جملہ عہدہ دار حضرات اور احبابِ جماعت کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ نے اس تحریک کو آنے والے پورے سنِ ہجری قمری یعنی ۱۳۸۸ھ کے لئے مقرر فرمایا ہے اور یکم محرم الحرام سے اس تحریک کا آغاز ہوتا ہے۔ اس وقت ذوالحجہ کی آخری تاریخیں ہیں۔ ماہ مارچ اور ذوالحجہ کی تاریخیں یکساں چل رہی ہیں۔ اگر ذوالحجہ ۲۹ دنوں کا ہؤا تو ۳۰ مارچ کو یکم محرم الحرام ہوگا اور اگر تیس دنوں کا یہ مہینہ ہؤا تو اکتیس مارچ سے نیا ہجری قمری سال شروع ہوگا۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے بھی نئے سال کے آغاز کا اعلان ہؤا کرتا ہے۔ احباب چاند دیکھنے کے بارے میں خود بھی اہتمام کرکے حضور ایدہ اللہ بنصرہٖ کے ارشاد کے مطابق یکم محرم الحرام سے تسبیح و تحمید اور درود شریف کی اس تحریک پر عمل پیرا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں ہر نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد شعبہ تربیت)

روحانی نہر

- الفضل دوسرے عام اخباروں کی طرح محض ایک روزانہ پرچہ نہیں بلکہ ایک روحانی نہر ہے جس سے احمدیت کی کھیتی سیراب ہو رہی ہے اور لوگ اس سے تسکین پا رہے ہیں۔
- آپ بھی اس سے اپنے ایمان کی کھیتی کو سیراب کرنے کا سامان کیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

مسجد نور فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) میں عید الاضحیہ کی بابرکت تقریب

٭ متعدد اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی شرکت
٭ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ اسلام کی وسیع اشاعت

(مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی ایم۔اے مبلّغ مغربی جرمنی)

خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد نور فرانکفورٹ میں عید الاضحیہ کی تقریب ۱۰ مارچ ۱۹۶۸ء کو اسلامی روایات کے ساتھ منائی گئی۔ نمازِ عید میں ترکی۔ مصر۔ شام۔ عراق۔ اردن۔ ایران۔ یوگوسلاویہ۔ البانیہ۔ تھائی لینڈ۔ نائیجیریا۔ تیونس۔ مراکش۔ پاکستان۔ اور جرمنی کے کثیر التعداد احباب نے شرکت کی۔

عید کے جملہ انتظامات کی تیاری تقریباً دو ہفتے قبل شروع کر دی گئی تھی۔ چار صفحات پر مشتمل دیدہ زیب دعوت نامے جن پر مسجد کی تصویر اور قرآن کریم کی چند آیات کا جرمن ترجمہ بھی تھا مسلمانوں کے علاوہ مشن سے تعلق رکھنے والے غیر مسلم جرمنوں کو بھی بھجوائے گئے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کو بھی اس تقریب کے لئے مدعو کیا گیا۔ چنانچہ بعض اخبارات نے عید کے پروگرام کی خبر شائع کی۔

اس دفعہ عید حسنِ اتفاق سے اتوار کے روز تھی جس دن یہاں پر عام تعطیل ہوتی ہے لوگوں کو خصوصی رخصت لینے کی ضرورت نہ پڑی۔ عید کی نماز کا وقت صبح دس بجے تھا لیکن احباب صبح ۸ بجے سے ہی مسجد میں آنے لگے۔ مسجد کے کمرہ کے علاوہ ملحقہ میٹنگ ہال میں خوبصورت ایرانی قالین بچھا کر نماز کے لئے جگہ بنا دی گئی۔ مستورات کے ایک الگ کمرے میں نماز ادا کرنے کا انتظام تھا جہاں تک آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر لگایا گیا۔

صبح آٹھ بجے سے نو بجے تک ٹیپ ریکارڈ سے قرآن کریم کی تلاوت لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سنائی جاتی رہی۔ تلاوت قرآنِ پاک کا یہ ٹیپ مصر کے شیخ القراء کی آواز میں فنِ تجوید اور حسنِ قرأت کا ایک حسین مرقع ہے تقریباً گھنٹہ بھر اس روح پرور اور وجد آفریں ماحول میں تمام سامعین تلاوتِ کلامِ پاک کو ہمہ تن گوش سماعت کرتے رہے۔ اس کے بعد تمام حاضرین تھوڑے تھوڑے وقفہ بعد عید کی تکبیراتِ مسنونہ بلند آواز سے دہراتے رہے۔ اور تکبیرات کا یہ سلسلہ نماز شروع ہونے تک جاری رہا۔

عید کی نماز شروع ہونے سے قبل ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے بھی مسجد میں آ گئے۔ عید کی نماز پروگرام کے مطابق پورے دس بجے شروع ہوئی۔ نماز کے بعد خاکسار نے آدھ گھنٹہ تک جرمن زبان میں خطبہ دیا۔ جس میں حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام کی قربانیوں کا تذکرہ کرنے کے بعد حج کی فلاسفی بیان کی اور بتایا کہ پنج وقتہ نمازوں کی طرح حج بھی ایک ایسی عبادت ہے جس کے ذریعہ عالمگیر برادری، اخوت اور مساوات کا ایک ایسا عظیم الشان مظاہرہ ہوتا ہے جو اس وقت کی نام نہاد مہذب دنیا کو یہ سبق دیتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان خواہ وہ کسی بھی رنگ و نسل یا علاقے سے تعلق رکھتے ہوں سب کے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دنیا میں عالمگیر امن اور سلامتی کو قائم کرنے کے لئے اسلام کے زریں اصولوں کی وضاحت کرتے ہوئے خاکسار نے بتایا کہ دنیا میں حقیقی امن صرف انہی اصولوں پر کاربند ہونے سے قائم ہو سکتا ہے۔

خطبہ کے بعد غلبۂ اسلام کے لئے مجموعی دعا کی گئی جس کے بعد تمام حاضرین نے ایک دوسرے سے معانقہ کیا اور عید کی مبارک باد پیش کی۔ ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے دیر تک اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہے۔ ایک رپورٹر کی طرف سے عید کے روز ہی بعد دوپہر کی خبروں میں نمازِ عید کی خبر اور خطبہ عید کا خلاصہ ریڈیو میں نشر کیا گیا۔ دوسرے رپورٹر نے نماز اور خطبہ کے بعض حصوں کو ٹیپ کیا اور جب خاکسار نے نماز کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی تو وہ ریڈیو کے سامعین کو ہر آئت کے ساتھ ساتھ جرمن ترجمہ سناتا گیا۔ خطبہ کے بعد اس نے ہمارے جرمن احمدی دوست برادرم محمود اسمٰعیل زولش کا انٹرویو بھی لیا جس میں یہ بھی دریافت کیا کہ یہاں پر عام خیال ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے اس بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ چنانچہ برادرم محمود اسمٰعیل صاحب نے قرآنی آیات اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں اس خیال کی مدلل تردید کی کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ یہ پروگرام عید کے اگلے روز یعنی ۱۲ مارچ کو ریڈیو سے نشر کیا گیا۔

فرانکفورٹ کے کثیر الاشاعت اخبار Frankfurter Algemeine اور دوسرے اخبار Neu Presse نے بھی عید کی خبر دی اور خطبہ کے چیدہ چیدہ اقتباسات کو درج کر کے لکھا کہ اسلام مذہبی رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ اس طرح ہزاروں افراد تک خدا تعالیٰ اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

عید کی نماز سے کوئی گھنٹہ بھر قبل ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی جبکہ ٹیلیگراف کے محکمہ نے بذریعہ ٹیلیفون ہمیں اطلاع دی کہ ربوہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تار آئی ہے جس میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے تمام احباب کے نام عید مبارک کا پیغام دیا ہے۔ یہ پیغام موٹے حروف میں لکھ کر بڑے دروازہ کے سامنے آویزاں کر دیا گیا جسے پڑھ کر ہر احمدی کا دل اپنے آقا کی محبت میں گداز ہو گیا۔ جَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

291

نمازِ عید کے بعد سنتِ ابراہیمی کے مطابق مذبح خانہ میں جا کر ایک دنبہ ذبح کیا گیا۔ یہ جانور یہاں پر مقیم ایک ایرانی دوست نے قربانی کے لئے دیا تھا۔

عید کے اگلے روز شام کو ایک وسیع دعوتِ عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں مسلمانوں کے علاوہ متعدد جرمن احباب نے بھی شرکت کی جن میں یونیورسٹی کے طلباء اور بعض عیسائی چرچ کے مذہبی اداروں کے طالب علم بھی تھے۔ یہ دعوت شام کو سات بجے شروع ہوئی۔ مسجد کے گنبد اور میناروں کو رنگین برقی قمقموں سے مزین کیا گیا تھا۔ کھانا پیش کرنے سے قبل خاکسار نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے پروگرام کی تفصیل بتائی۔ پاکستانی ماکولات جنہیں بے حد پسند کیا گیا کے بعد تبلیغی اور معلوماتی پروگرام تھا جس کی ابتداء تلاوتِ قرآن کریم سے ہوئی جس کا جرمن ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدازاں برادرم محمود اسمٰعیل صاحب زولش نے حج کے متعلق ایک مختصر لیکن پُرمغز اور معلومات افزا تقریر کی جس کے بعد پاکستان اور ترکی کے بارے میں معلوماتی فلمیں دکھائی گئیں۔ پاکستان کی ایک فلم Lahore جس میں لاہور کے مختلف مناظر دکھائے گئے بے حد پسند کی گئی۔ اس طرح یہ دلچسپ پروگرام دس بجے کے قریب ختم ہوا جس کے بعد مغرب و عشاء کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ بعض جرمن عیسائی جو اس وقت تک مسجد میں موجود تھے نہایت دلچسپی کے ساتھ ہمیں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے رہے۔

اس طرح محض اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان کے ساتھ عید کے جملہ انتظامات بحسن طریق انجام پائے۔ بہت سے احباب نے انتظامات کے سلسلہ میں تعاون کیا جن میں مکرم برادرم خلیق احمد صاحب منصوری اور مکرم برادرم محمد شریف صاحب خالد اور ان کی اہلیہ صاحبہ خاص طور پر احباب کی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ جَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ +

قائدین مجالس فوری توجہ فرمائیں

ماہ فروری ختم ہو چکا ہے لیکن ابھی تک بہت سی مجالس کی طرف سے فروری کی رپورٹ موصول نہیں ہوئی۔

قائدین مجالس کی خدمت میں التماس ہے کہ بلا تاخیر فروری کی رپورٹ مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تاریخ اسلام

اسلامی جہاد

رسول اکرم اور آپؐ کے پیروؤں کو ہجرت سے قبل مکہ میں کیا کچھ اذیت نہ دی گئی اور جیسے جیسے یہ ہجرت کرتے جاتے تھے۔ ان کی جائیداد منقولہ ہو کہ غیر منقولہ۔ کس طرح قرق نہ ہوتی گئی۔ جب خود آنحضرتؐ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو آپؐ کے پاس جو کثیر رقمیں امانت تھیں ان کو آپ انتقاماً ہی ساتھ لے کر مدینہ "فرار" ہو سکتے تھے۔ مگر آپؐ نے جو کچھ کیا اس سے خود بیسویں صدی کے "مہذب" انسان کو (چاہے گورا ہو یا کالا) شرمانا پڑتا ہے!

آپؐ بدر میں تشریف فرما ہیں۔ ابوجہل کی سرداری میں تعداد میں تگنا۔ ساز و سامان میں دس گنا دشمن۔ لشکر چڑھائی کرتا ہے۔ مورخ بلاذری نے "انساب الاشراف" میں ایک کم معروف مگر اہم تفصیل درج کی ہے۔ اور لکھا:۔

"آنحضرت نے قریش کے لشکر کو کہلا بھیجا کہ مکہ واپس چلے جائیں۔ کیونکہ آپؐ ان سے ٹکرانا نہیں چاہتے۔ جب ادھر سے انکار ہوا تو مجبوراً لڑائی ہی پڑی تھی۔ دشمن کو شکست فاش دینے کے بعد جب ستر اسی آدمی گرفتار ہوتے تو ان سب کو تلوار کے گھاٹ اتارنے میں کوئی امر مانع نہ تھا۔ اور شاید مسلمان حق بجانب ہوتے مگر مقصد انتقام تھا اور نہ درندگی و خونخواری اگر ان سب کو یونہی چھوڑ دیا جاتا تو شاید وہ بھی افراد کی فطرتوں میں تفاوت کے باعث مقصد کو فوت کر دیتا اس لئے قیدیوں سے برتاؤ بھی مختلف رہا۔ شریفوں کو محض اس وعدے پر چھوڑ دیا کہ آئندہ آپؐ کے خلاف ہتھیار نہ اٹھائیں گے۔ اسلحہ فروش مالداروں سے فدیہ میں ہتھیار مانگ گئے۔ سرمایہ داروں سے رقم مانگی گئی پڑھے لکھوں سے کہا گیا کہ ہر شخص دس دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائے۔ صرف دو قیدیوں کو جو بدر کی چڑھائی کے اصل ذمہ دار تھے اور ہر طرح کے جبر و ظلم وغیرہ کے ذریعے سے ہچکچانے والوں کو بھی ورغلا کر لائے تھے اور جن کی افتاد طبع سے اس کی توقع ہی نہ تھی کہ کسی نرمی یا رعایت سے وہ کچھ بھی متاثر ہوں گے صرف ایسے دو آدمیوں کو مستقبل کے خوف سے سزائے موت دی گئی"۔

بنو النضیر کے یہودیوں نے بدعہدی سے گذر کر غداری کا اقدام کیا تھا۔ آنحضرتؐ کو انہوں نے ہجرت پر برضا خوشی اپنی شہری مملکت کا سردار کیا تھا لیکن جب ایک مرتبہ آپؐ ان کے محلہ میں گئے اور دھوپ سے بچنے کے لئے ایک برج کے سائے میں تشریف فرما ہوئے (ان اللہ کے بندوں کو اس کی بھی توفیق نہ ہوتی تھی کہ اپنے صدر مملکت کو کسی گھر میں بٹھا کر گفتگو کریں۔) تو برج پر سے ایک بڑا پتھر گرا کر آپؐ کو قتل کرنے کی تدبیر ہوئی۔ جب ہر طرح کی سرزوری اور جنگی مقاومت کے باوجود ان کو صرف یہ سزا ملی کہ کہیں اور چلے جائیں (اور پورا مال و متاع ساتھ لے جائیں حتیٰ کہ مسلمانوں کو دئے ہوئے قرضے بھی واپس حاصل کر لیں) تو اس رعایت کا بدلہ یوں دیا کہ سارے عرب کو مدینے پر چڑھا لائے اور معرکہ خندق میں مسلمانوں کے کلیجے منہ کو آ گئے۔ اس انتہائی نازک اور زندگی موت کی کشمکش میں اندرون مدینہ کے بنو قریظہ نے عین دم آخر غداری کی اور چاہا کہ مسلمانوں پر اندر سے ٹوٹ پڑیں (اور خندق وغیرہ کا سارا دفاعی نظام بیکار کر دیں) انہیں بڑی فراست سے ایک دن اور روکا گیا۔ دوسرے دن یوم سبت (سنیچر) تھا جس میں یہودی اس زمانے میں جنگ نہ کرتے تھے۔ تیسرے دن عربوں کے حرام مہینے (ذوالقعدہ تا محرم) شروع ہو رہے تھے۔ اس طرح لڑائی ختم ہو گئی۔

پروفیسر وبننگ نے (جو یہودی تھا) یہ معقول سوال کیا ہے کہ بنو النضیر کے ساتھ رعایت کے تلخ تجربہ کے بعد کیا بنو قریظہ کی قوت بھی اپنی مخالفوں کی طاقت میں اضافے کے لئے چھوڑ دی جا سکتی؟ مگر آنحضرتؐ نے پھر بھی نرمی دکھائی اور فرمایا کہ:۔

"ان یہودیوں ہی کے ایک سابق دوست اور حلیف کو پنچ ٹھہرایا جائے اور جو بھی فیصلہ کرے وہ نافذ کیا جاوے"

اگر بنو قریظہ خود آنحضرتؐ کو حکم بناتے تو شاید رحمۃ للعالمینی کا مظاہرہ ہوتا۔ بہرحال اس پنچ نے بھی کوئی خاص سختی نہ کی اور صرف یہ حکم دیا کہ:۔

تورات میں حضرت موسیٰ کو مغلوب دشمن سے برتاؤ کا جو حکم دیا گیا ہے (دیکھو تورات کتاب تثنیہ Deuteronomy فصل ۲۰، فقرہ ۱۰ تا ۱۴) وہی عمل میں لایا جائے"۔

گویا یہودی اپنے دشمنوں سے جو برتاؤ کرتے ہیں۔ وہی برتاؤ ان سے کیا جائے۔

فتح مکہ شاید انسانی جہاد کا کمال ہے۔ اکیس سال سے مسلسل اہل مکہ مسلمانوں کو روز افزوں بے وجہ ستاتے چلے آرہے تھے اس کی داستان سے سب واقف ہیں۔ جب آنحضرتؐ نے اپنے وطن کو جہاں سے جلاوطنی پر آپ کو مجبور کیا گیا تھا۔ فاتحانہ واپس آئے تو جو برتاؤ عمل میں آیا۔ اس کا بیسویں صدی کا "مہذب" انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ فوجی دستے شہر کی طرف بڑھے تو اس منادی کے ساتھ کہ:۔

جو اپنے گھر میں رہے اسے امان ہے جو ہتھیار ڈال دے اسے امان ہے جو حرم کعبہ میں چلا جائے اسے امان ہے جو سردار شہر ابوسفیان کے گھر میں چلا جائے اسے امان ہے"

شہر پر قبضہ مکمل ہو جانے کے بعد بستی کی ساری آبادی بلائی گئی اور آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا کہ وہ کس برتاؤ کی توقع کرتی ہے آنحضرتؐ سب کے قتل عام کا حکم دے سکتے۔ ساری جائیداد لوٹ لے سکتے۔ سارے لوگوں کو غلام بنانے کا بھی فیصلہ فرما سکتے تھے مگر آپ نے صرف یہ فرمایا کہ:۔

"جاؤ تم! تم پر کوئی گرفت نہیں۔ تمہیں چھوڑ دیا جاتا ہے"۔

اس نفسیاتی لمحہ میں فوراً ہی بکثرت لوگ مسلمان ہو گئے ان میں سب سے پہلے ایک مشہور متمرد سردار عتاب تھا۔ آنحضرتؐ کے ارشاد سے چند لمحہ پہلے جب حضرت بلالؓ نے کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی تو عتاب نے کہا تھا:۔

خدا کا شکر ہے کہ میرا باپ آج زندہ نہیں ہے ورنہ وہ اس نہیق حمار (یعنی حضرت بلالؓ کی اذان) کو برداشت نہ کر سکتا"

جب عفو عام کے اعلان پر سب سے پہلے عتاب نے آگے بڑھ کر اپنا تعارف کرایا اور اپنے اسلام کا اعلان کیا تو اس کے جواب میں آنحضرتؐ نے فرمایا۔

"اچھا میں تمہیں مکہ کا گورنر مقرر کرتا ہوں"

نو مفتوحہ شہر میں کے ایک نو مسلم کو ہی دشمن کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور چند دن بعد مدینہ واپسی ہوتی ہے تو مدینہ کا ایک واحد سپاہی تک وہاں احتیاطاً چھوڑنا غیر ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ وَلِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ۔

(ندائے ملت۔ لکھنؤ)

(مدرن جدید لکھنؤ ۲۶ جنوری ۱۹۶۸ء)

جامعہ احمدیہ میں سالانہ تقریری مقابلہ جات

۲، ۳ اور ۴ اپریل کو بالترتیب اردو، انگریزی اور عربی زبانوں میں طلبائے جامعہ احمدیہ کے مابین سالانہ تقریری مقابلہ جات منعقد ہو رہے ہیں۔ تقاریر کا پروگرام روزانہ پانچ بجے عصر شروع ہوا کرے گا۔ احباب سے التماس ہے کہ بروقت تشریف لا کر طلباء کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (الامین للجمعیۃ العلمیہ جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی مقبولیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کی غرض دفاع تھی نہ کہ جارحیت

سیارہ ڈائجسٹ دسمبر ۱۹۶۷ء کے شمارہ میں اپنے مستقل عنوان "سیارہ ڈائجسٹ انسائیکلو پیڈیا" کے تحت سوالات کے جوابات کے سلسلہ میں ایک سوال کے جواب میں اسلامی جنگوں کو "مدافعت" کے لئے قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

س:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی جنگیں تھیں۔ انہیں کیا کہا جاتا ہے اور ان کے نام کیا ہیں۔

ج۔ رسول کریمؐ نے اسلام کی سربلندی کے لئے جو جنگیں لڑیں انہیں غزوات، اور سرایا کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

غزوات (واحد غزوہ) یہ ایسی جنگیں تھیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدافعت کے لئے لڑیں۔ مثلاً کفار نے مدینے پر حملہ کیا تو مسلمانوں نے ان کا مقابلہ کیا یا مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ دشمن مدینے پر دھاوا بولنے کے لئے پیش قدمی کر رہا ہے تو مسلمان آگے بڑھ کر اس کے سینہ سپر ہو گئے۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ قینقاع، غزوہ بنو نضیر، غزوہ مریسیع، غزوہ احزاب، غزوہ خیبر، غزوہ موتہ، غزوہ حنین، غزوہ اوطاس اور غزوہ تبوک مشہور غزوات ہیں۔"

ہمارے لئے یہ امر خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ ہمارے مصنفین اب اس نقطۂ نظر کو اپنانے لگے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگیں مدافعت کے لئے تھیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب اور ملفوظات میں اسلامی جنگوں کی اس امتیازی خصوصیت کو بڑی وضاحت سے بار بار بیان فرمایا ہے۔ اور اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف "جارحیت" کا الزام عائد کرنے والے دشمنان اسلام کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ خود بعض مسلمان مصنفین نے اسلام کو جارحیت کا علمبردار قرار دیا ہے

بہرحال سیارہ ڈائجسٹ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کو دفاعی قرار دے کر قوم کے سامنے صحیح نقطۂ نگاہ پیش کیا ہے۔

غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ

احمدی مستورات کیلئے ایک انمول روحانی تحفہ

احمدی مستورات کی سہولت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام وہ تقاریر جو آپ نے احمدی خواتین سے خطاب فرمائی اور جنہیں علمی تربیتی اور اصلاحی اغراض سے ہر احمدی عورت کے لئے پڑھنا ضروری ہے اکٹھی کر کے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے الازھار لذوات الخمار کے نام سے شائع کی ہیں یہ مجموعہ لجنہ کے اجلاسوں میں سنانے کے لئے بہترین چیز ہے جو بہنیں ابھی تک نہیں خرید سکیں وہ اپنی لجنہ کی معرفت منگوائیں مجلس مشاورت کے موقع پر گول بازار کے دوکاندار سے بھی مل سکیں گی۔ قیمت کتاب معمولی کاغذ سات روپے اعلیٰ کاغذ گیارہ روپے

سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

کوئی مذہب اپنی اصلیت کی رُو سے جھوٹا نہیں

قرآن مجید حکیمانہ تعلیم پر مشتمل ہے اور حقائق و معارف سے پُر ہے اس کے انوار سے تاریک دلوں کو روشنی ملتی ہے۔ اس کتاب عزیز کے مطالعہ سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ تمام انبیاء صلح و آشتی کا پیغام لے کر دنیا میں مبعوث ہوتے رہے امن اور نرمی کے ساتھ دنیا میں اس بات کے لئے تگ و دو کرتے رہے کہ لوگ اپنے پیدا کرنے والے سے سچی محبت کریں اور فقط اسی کی بندگی کریں۔ ان کی بعثت کا یہ بھی مقصد ہوتا ہے۔ کہ لوگوں میں باہمی ہمدردی کی فضا پیدا ہو۔

انسان جب بھی جادۂ حق سے منحرف ہوا ہے۔ اور اُس نے خدا تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کی طرف ہاتھ پھیلانے شروع کئے ہیں خدا تعالیٰ نے اس کی اصلاح کے لئے اپنا مامور مبعوث کیا تا وہ ان کو راہ راست پر چلائے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

292 اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ

دنیا کی اقوام میں خدا تعالیٰ کے نذیر آتے رہے، جنہوں نے ان کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ ان کے لئے دن رات دعا اور کوشش کی اور آخر انبیاء گمراہ ہونے والی امتوں کو جو کہ گمراہی اور ضلالت کے عمیق گڑھوں میں گر چکی تھیں خدا تعالیٰ کے نور سے منور کرنے میں کامیاب ہوئے اور ان کی آمد کا مقصد پورا ہوا انبیاء وقتاً فوقتاً آتے رہے۔ اور ان کے ذریعہ ان کے مذاہب کو استحکام حاصل ہوا۔ لیکن آہستہ آہستہ زمانے کے گزرنے کی وجہ سے ان کی تعلیم میں تبدیلیاں ہونی شروع ہوئیں اور ایک دن ایسا بھی آگیا۔ کہ ان میں حقیقت کم اور بدعات کی کثرت ہو گئی۔ لیکن ایسے وقت میں ان انبیاء پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ تو خدا تعالیٰ کے نمائندہ تھے انہوں نے اپنے زمانہ میں حقیقی تعلیم سے لوگوں کو روشناس کرایا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد جاہلوں نے کم فہمی کی وجہ سے ان کے کلام کے الٹے معنے کئے جس کی وجہ سے ان کی اصل تعلیم مسخ ہو کر رہ گئی اسلئے ایک مسلمان کو چاہیئے کہ جب بھی وہ کسی ایسے سلسلہ کو دیکھے کہ اس کے ماننے والے کروڑوں لوگ دنیا میں موجود ہیں تو اس کے بانی کو جھوٹا نہ کہے۔ اگر لوگ اس کی طرف غلط باتیں منسوب کریں تو یہ سمجھے کہ یہ قصور بعد میں آنے والوں کا ہے۔ جنہوں نے اپنی کم فہمی کی وجہ سے غلط باتیں اس کی طرف منسوب کر دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت پھیل گئی ہے اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں۔ اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی وجہ سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی جھوٹا ہے۔"

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے ۱۵/ نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ ربوہ

اکسیر پائیوریا مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا، پائیوریا، دانتوں کا ہلنا، ٹھنڈے اور گرم پانی کا لگنا اور منہ کی بدبو دور کرنے کیلئے اکسیر ہے مکمل کورس ۵.۰۰ روپے ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

وصولی چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۸ء

فہرست مخلصین نمبر ۲ جنہوں نے سال رواں کے وعدہ جات کی نقد ادائیگی فرمائی ہے۔ ان کے اسماء بغرض دعا شائع کئے جا رہے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

۱۔ مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم معہ بیگم صاحبہ گلگت .. — ۱۳۰
۲۔ " شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ ریٹائرڈ ربوہ .. — ۱۶
۳۔ " وارنٹ آفیسر نذیر احمد ساجد صاحب رسالپور .. — ۲۰
۴۔ " J.O. قاضی شفیق احمد صاحب رسالپور .. — ۳۶
۵۔ " عبدالحمید صاحب C.T.O.A رسالپور ۷۵ — ۸
۶۔ " حافظ عبدالغفور صاحب کراچی .. — ۱۲
۷۔ " چوہدری ظفر اللہ خان صاحب دستگیر کالونی " .. — ۵۵
۸۔ " منصور احمد صاحب پال کراچی .. — ۳۰
۹۔ " ملک جمیل احمد صاحب .. — ۲۵
۱۰۔ " ڈاکٹر محمود نذیر صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی .. — ۲۴
۱۱۔ " شیخ رفیع الدین صاحب کراچی ۵۲ — ۲۳
۱۲۔ " چوہدری محمد اکرم صاحب باجوہ .. — ۲۶
۱۳۔ " عبدالماجد خان صاحب .. — ۲۱
۱۴۔ " چوہدری اقبال احمد خان صاحب کراچی .. — ۱۰
۱۵۔ " حبیب اللہ بٹ صاحب " .. — ۱۲
۱۶۔ " لفٹننٹ شمیم احمد خالد صاحب " .. — ۳۵
۱۷۔ " شریف احمد صاحب صدیقی " .. — ۱۴
۱۸۔ " ملک بشارت احمد صاحب۔ منوڑہ کراچی .. — ۲۵
۱۹۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب ریڈیو افیسر " .. — ۲۵

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم قاضی بشیر احمد صاحب جو ایک نواحمدی ہیں ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں ان کی باعزت بریت کے لئے بزرگان جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

محمد بشیر قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع میرپور آزاد کشمیر

۲۔ میرے ایک دوست محترمی غلام رسول صاحب آف دھرم کوٹ حال چک ۹۶ گ ب گردہ میں پتھری کی تکلیف سے برسوں سے پریشان ہیں۔ مورخہ ۲۴ کو اپریشن ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق نسیمی بی اے بی ایڈ)

تریاق ربوہ

ہے شنقل و برسیم خطرناک سا چارہ
حیوان کوئی مر جائے تو کتنا ہے خسارہ؟
ربوہ میں ہر اک زہر کا تریاق ہے پیدا
راجہ سے کہو بھیجدے "اکسیر اپھارہ"

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

اور چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۳

ہر قسم کی عمدہ
عمارتی لکڑی
آرڈر دل خرید فرمائیں
ملک ناصر احمد اینڈ کمپنی
ٹمبر مرچنٹس ۲۱۲ نیو ٹمبر مارکیٹ نزد پٹرول پمپ راوی روڈ لاہور

لائل پور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا ہر صوفہ کلاتھ پردہ کلاتھ سیٹ بستر۔ فرش دریاں۔ کھیس۔ زنانے جانماز، کھوک اور پرچون ملتے ہیں

وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

۷۰ فیصدی کمیشن

آفتابی سلاجیت۔ ایشیائی طب اور فلاسفہ نے اس کی بہت تعریفیں کی ہیں۔ ہر ملک میں اس کی مانگ ہے درد کمر، ہڈیوں کی سل نزلہ دذکام دائمی کمزوری کے لئے تریاق صفت ہے ۳ ماشہ نیم گرم دودھ میں صبح و شام نوش کریں۔
قیمت بیس تولہ دس روپے علاوہ محصول ڈاک
پتہ:- چھتری لوٹی سپلائی سٹور مانسہرہ ضلع ہزارہ

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیراز جماعت دوستوں کو بھی پڑھائیں
سالانہ چندہ صرف دو روپے (مینیجنگ ایڈیٹر)

ربوہ کا مشہور تحفہ
ہاضموں (رجسٹرڈ)
ہاضمہ کی تمام خرابیوں کیلئے بہترین چورن
تیار کردہ:- حکیم نذیر احمد مرحوم آف کبار (رجسٹرڈ پریکٹیشنر)
دواخانہ ہاضموں رجسٹرڈ نصرت کیمیکل کمپنی ربوہ
بالمقابل ایوان محمود

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
سرگودہا تا لاہور	۴-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۱۵	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵	۱-۰۰	۲-۳۰	۳-۱۵	۴-۱۵	۵-۰۰
لاہور تا سرگودہا	۴-۰۰	۴-۳۰	۵-۰۰	۶-۳۰	۷-۳۰	۸-۰۰	۸-۳۰	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۰۰	۱۱-۳۰	۱۲-۰۰	۲-۰۰	۲-۳۰	۴-۰۰	۵-۰۰	۵-۳۰
سرگودہا تا گوجرانوالہ	۴-۱۵	۹-۱۵	[illegible]														
گوجرانوالہ تا سرگودہا	۴-۱۵	۹-۰۰	[illegible]														

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے
آپ کی خدمت کیلئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

محمد علی ظفر
برائے مینیجر

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پیرس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

زیورات کیلئے ہمیشہ ہماری خدمات حاصل کریں۔ میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر پاک جیولرز گولبازار ربوہ

حب اٹھرا رجسٹرڈ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس ۱۱ تولہ ۲۰ روپے **حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ / بالمقابل ایوان محمود ربوہ**

قرآنی حقائق بیان کرنیوالا

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

تبلیغی و علمی مجلہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ عیسائی پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے جواب دیئے جاتے ہیں غیر احمدی علماء کے اعتراضات کی تردید کی جاتی ہے جس کے ایڈیٹر

ابوالعطاء جالندھری ہیں

سالانہ چندہ -/۶ روپے

منیجر الفرقان ربوہ

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے مفید ترین

سرمہ بیبیوں بڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر کا

ناخنہ۔ پانی بہنا۔ بھینی، خارش وغیرہ امراض چشم

بہترین علاج

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ

آنکھوں کی ہٹیلی امراض

ککرے، موتیا، جالا۔ پھولا

کیلئے

مفید ہے، نظر کو طاقت دیتا

اور پانی روکتا ہے

قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

محترمہ خورشید افضل صاحبہ ربوہ تحریر فرماتی ہیں:-

"میں نے المنار دواخانہ ربوہ کی تیار کی ہوئی فریگرنٹ انٹی پمپل کریم استعمال کی۔ اس سے پہلے کئی اعلیٰ قسم کی کریم استعمال کر چکی ہوں۔

فریگرنٹ انٹی پمپل کریم کو کیل، پھنسیاں اور داغ دور کرنے کے لئے سب سے مفید پایا۔ میں اپنے کئی عزیزوں کو بھی یہ کریم استعمال کرا چکی ہوں۔ سب کو ہی فائدہ ہوا"۔ قیمت تین روپے علاوہ ڈاک خرچ

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

ہر قسم سامان بجلی تیار کیا جاتا ہے

شامی کو کوالٹی ۵ ایمپیئر پورسلین پلگ تھری پن

۱۵ ایمپیئر شو تھری پن

۱۵ ایمپیئر تھری پن پلگ پورسلین

۱۵ ایمپیئر تھری پن شو

شفیع سنز اینڈ سٹریز سمال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل، پڑتل، بیل کافی تعداد میں موجود ہے

ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

پی ڈبلیو ریلوے۔ ٹنڈر نوٹس

۱- چیف انجینئر سروے اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور کوٹ ادو۔ ڈیرہ غازیخان ریلوے کی تعمیر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل کام کے سلسلہ میں تھرد ایٹ کے ٹنڈر ورت ۲ر اپریل ۱۹۶۸ تک مطلوب ہیں

(۱) ڈی۔ جی کے اسٹیشن پر پہلے اور دوسرے مرحلہ میں open diggies بنانے کے لئے مٹی کا کام (تخمینہ مقدار ۶۳ لاکھ مکعب فٹ)۔ عرصہ تکمیل چار ماہ

۲- ٹنڈر کے کاغذات چیف انجینئر سروے اینڈ کنسٹرکشن پی ڈبلیو ریلوے لاہور یا ایگزیکٹو انجینئر ریلوے کنسٹرکشن نمبر ۲ ڈیرہ غازیخان کے دفاتر سے چار روپے فی سیٹ کے حساب نقد ادائیگی کرکے ۲۶ر اپریل ۶۸ تک حاصل کئے جا سکتے ہیں

IPF (L) 400

چیئرمین ثالثی کونسل یونین کونسل ۶۲ چک ۲۷ ٹی ایل تحصیل اوکاڑہ

نان ونفقہ (زیر دفعہ ۹) مقدمہ نمبر ۱ سال ۱۹۶۷ء

مدعیہ:- مسماۃ امۃ الحفیظ بیگم دختر محمد شوکت قوم قریشی چک ۲۷ ٹی ایل

بنام:- محمد شفیق ولد محمد صدیق قوم سید ہوشیار پور ٹریڈنگ کمپنی / تحصیل اوکاڑہ ایجنسی نمک چک جھمرہ تحصیل و ضلع لائلپور

نوٹس بنام

محمد شفیق ولد محمد صدیق قوم سید ہوشیار پور ٹریڈنگ کمپنی ایجنسی نمک چک جھمرہ تحصیل و ضلع لائلپور

ہرگاہ بمقدمہ بالا مدعا علیہ محمد شفیق دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اور رجسٹری تک وصول نہیں کرتا۔

لہٰذا اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۱۲/۴/۶۸ کو حاضر عدالت ہوکر جوابدہی و پیروی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج بتاریخ ۲۰ مارچ ۱۹۶۸ء بہ ثبت مہر عدالت اور میرے دستخط جاری کیا گیا

No.ll.c:82/3/8 dated 20/3/68

(دستخط) (مہر)

سرمہ نور والوں کا

نورانی کاجل

آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

قیمت ایک روپیہ پچیس پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

اطباء، ڈاکٹر، دوسار اور امراء اور بڑی بڑی ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے

طاقت کی دوائی

مایوس کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج

مکمل کورس ۔۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا

بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں اس کا استعمال ازحد مفید ہے۔ مکمل کورس ۱۰ روپے

قابل اعتماد سروس سرگودہا سے سیالکوٹ کیلئے

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(منیجر)

ادویات ملنے کا پتہ **شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ**

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔

شربت خانہ ساز کھانسی، نزلہ اور سینہ کی جملہ امراض کا مکمل علاج دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ کی فخریہ پیشکش

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۱ - مارچ تا ۲۷ مارچ سنہ ۱۹۶۸ء

(۱) گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی البتہ ہلکی کھانسی کی تکلیف ہو گئی جس کا اثر ابھی تک چل رہا ہے۔ احبابِ جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ٭

(۲) حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام طبیعت تو بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے تاہم کچھ ضعف کی تکلیف چل رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ۲۳ مارچ بروز ہفتہ حضرت سیدہ امِ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا کے گھر مستورات میں قرآن مجید کا درس دیا سورۂ بقرہ کی تیرھویں اور چودھویں آیات کی تفسیر پر مشتمل تھا۔ درس کا یہ سلسلہ انشاءاللہ آئندہ بھی جاری رہے گا ٭

(۴) ۲۲ مارچ ۶۸ء کو حضور نے مسجد مبارک میں نمازِ جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبۂ جمعہ میں سورۃ المومنون کی آیات ۵۶ تا ۶۲ کی تفسیر بیان فرما کر دیگر احبابِ جماعت کو بالعموم اور اہلِ ربوہ کو بالخصوص تربیتِ اولاد، مسجدوں میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی، انفاق فی سبیل اللہ نیز اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے سے متعلق ان کی نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے خطبہ کا مکمل متن الفضل کے اسی شمارہ میں صفحات ۲ تا ۶ پر درج ہے ٭

(۵) ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زیرِ صدارت مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں اہلِ ربوہ کے علاوہ بعض بیرونی مقامات کے احباب بھی شریک ہوئے۔ جلسہ میں علی الترتیب مکرم مولانا محمد منور صاحب۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر اور مکرم ڈاکٹر سید سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔ایس سی، پی ایچ۔ڈی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج نے (۱) پیشگوئی "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد" (۲) پیشگوئی "مصالح العرب۔ مسیر العرب" اور (۳) پیشگوئی مصلح موعود کے نہایت عظیم بالشان ظہور پر مبسوط مقالے پڑھے۔ انہوں نے بعض تاریخی شواہد اور نہایت ایمان افروز واقعات بیان کر کے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ ہر سہ پیشگوئیاں بھی نہ صرف نہایت شان سے پوری ہوئیں بلکہ ان کے مختلف پہلوؤں کا ظہور گزشتہ چالیس پچاس سال سے مسلسل ہوتا چلا آ رہا ہے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احباب سے خطاب فرما کر زریں ارشادات سے نوازا۔ حضور نے اپنے خطاب میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن تین الہامات پر اس وقت مقالے پڑھے گئے ہیں وہ گزشتہ نصف صدی سے نہایت عظیم بالشان طریق پر پورے ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے اثرات ایک طویل زمانہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان الہامات کو نازل کرنے والا علام الغیوب ہے اس کا علم ماضی، حال اور مستقبل سب پر محیط ہے۔ کوئی چیز اس کے علم اور قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس علام الغیوب ہمہ قدرت زندہ خدا سے ہمارا تعلق قائم ہوا ہے۔ ہمیں پوری کوشش اور پوری جدوجہد اور مسلسل مجاہدہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس تعلق کو قائم رکھنا چاہیئے۔ اس روح پرور خطاب کے بعد حضور نے دعا کرائی اور یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا ٭

(۶) ۲۲ مارچ ۶۸ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام "یوم مسیح موعود" کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ جلسہ میں علی الترتیب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل زمانے کی حالت" کے موضوع پر، مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی صداقت" کے موضوع پر اور مکرم امین اللہ خان صاحب سالکؔ سابق مبلغ امریکہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ انقلاب" کے موضوع پر بہت ٹھوس اور مدلل تقاریر کیں۔ آخر میں مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں "دس شرائط بیعت" پڑھ کر سنائے اور احباب کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

پھر صدرِ جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مختصر خطاب کے دوران احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ ساڑھے تین بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔

(۷) ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں یوم پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے جملہ دفاتر اور صیغہ جات میں نیز ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ نمازِ فجر کے بعد تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ سورج طلوع ہونے پر ٹاؤن کمیٹی کی عمارت پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ رات کو ٹاؤن کمیٹی کے دفتر اور بعض دوسری عمارتوں پر بجلی کے قمقموں سے چراغاں ہوا ٭

انصار اللہ کے تربیتی اجتماعات

حسبِ سابق مجلس انصار اللہ کے لائحہ عمل میں یہ امر بھی شامل ہے کہ انصار اللہ کے زیرِ انتظام کثرت سے تربیتی اجتماعات منعقد کئے جائیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال یہ عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ مکرم ناظم صاحب انصار ضلع پشاور اور مکرم ناظم صاحب انصار ضلع لاڑکانہ نے اپنے اپنے اجتماعات کے لئے حضرت صدرِ محترم مجلس انصار اللہ سے تاریخوں کی منظوری حاصل کر لی ہے دیگر ناظمین اعلیٰ، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے اپنے ہاں تربیتی اجتماعات منعقد کرنے کا بندوبست فرماویں اور ان کے لئے تاریخوں کی منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (صدر مجلس) سے حاصل فرمالیں۔ ایسے ناظمین جو گزشتہ سال اجتماع کا انعقاد نہیں کر سکے امسال ضرور کوشش کر کے اپنے اپنے ہاں اجتماعات کروائیں تاکہ مجلس کی طرف سے جو ذمہ داری آپ پر ڈالی گئی ہے اس سے آپ عہدہ برآ ہو سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴